

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 اِنَّ الْفَضْلَ بِیْدِ اللّٰهِ یُرْتَدِیْ عَنِ الشَّیْطٰنِ
 عَسَآءَتْ سَیِّئَاتُکُمْ لَکُمْ مَقٰلِمًا مَّخْمُوْمًا
 بعد از شنبہ روزنامہ
 فی پیموس پیس
 ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۲۸ھ
 سالانہ ۲۵
 بیرون پاکستان
 خطبہ نمبر ۵
 سہ ماہی ۴
 شش ماہی ۱۳
 سالانہ ۲۴ روپیے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدامہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع
محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا انوار احمد صاحب

۱۰ فروری ۱۹۰۹ء کے صبح

کل اور پرسوں شام کے قریب حضور کو بے چینی کی تکلیف ہو جاتی رہی۔ اور صبح کے وقت طبیعت اچھی رہی۔

اجنباب جماعت خاص توجہ اور

التزام سے دعائیں کرتے ہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاقلہ عطا فرمائے۔

امین اللہم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

کی صحت کے متعلق اطلاع

۱۰ فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مغلط ہے کہ۔

"نیند آور دوائی استعمال کرنے سے نائت کے پہلے حصہ میں کچھ نیند آگئی اس کے بعد آٹھ بجے کھل گئی اور نیند نہ آئی اور بے چینی وہی"

اجنباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاقلہ عطا فرمائے آمین

مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے والے

جو درود صحیح مبارک میں اعتکاف بیٹھتے ہیں ان سے دعا ہے کہ وہ ۱۵ رمضان المبارک تک اطلاع موجود ہیں اور اپنے صدر یا امیر جماعت کی تصدیق سے جو امور بدیہی در خواستوں پر غور نہیں ہو سکے۔ حضور رخصتہ در خواستوں کی قربت الفضل میں شرف کردی جائیگی۔

تعمیل ۱۰ھ من ملاحظہ فرمائیں (ناظر اصلاح و ارشاد بیرون)

۱۰ فروری میں اوقات سحر و افطار رمضان بروز پیر ۱۰ فروری صبح ۵-۲۶ بجے تک ۵-۲۶

جلد ۱۲۵۲، ۵، تسلیخ ۱۳۲۸ھ، ۵ فروری ۱۹۰۹ء، نمبر ۳۱

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تقویٰ والے پر خدا کی ایک تہمت بھی ہوتی ہے وہ خدائے سایہ میں ہوتا ہے

تقویٰ حاصل کرو اور خدا کی عظمت دل میں بٹھاؤ

"تقویٰ والے پر خدا کی ایک تہمت بھی ہوتی ہے وہ خدا کے سایہ میں ہوتا ہے مگر چاہیے کہ تقویٰ خالص ہو اور اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ ہو ورنہ مشرک خدا کو پسند نہیں اور اگر کچھ حصہ شیطان کا ہو تو خدا قائل کہتا ہے کہ سب شیطان کا ہے۔ خدا کے پیاروں کو جو دکھ آتا ہے وہ مصلحت الہی سے آتا ہے ورنہ ساری دنیا اکٹھی ہو جائے تو ان کو ایک ذرہ بھر تکلیف نہیں دے سکتی۔ چونکہ وہ دنیا میں نمونہ قائم کرنے کے واسطے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہوتا ہے کہ خدا کی راہ میں تکلیف اٹھانے کا نمونہ بھی وہ لوگوں کو دکھائیں ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے کسی بات میں اس سے بڑھ کر تردد نہیں ہوتا کہ اپنے ولی کی قبض روح کروں۔ خدا قائل نہیں چاہتا کہ اس کے ولی کو کوئی تکلیف آوے مگر ضرورت اور مصالح کے واسطے وہ دکھ دیتے جاتے ہیں اور اس میں خود ان کے لئے نیکی ہے کیونکہ ان کے اخلاق ظاہر ہوتے ہیں۔ انبیاء اور اولیاء اللہ کے لئے تکلیف اس قسم کی نہیں ہوتی۔ جیسی کہ یہود کو لعنت اور ذلت ہو رہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کا اظہار ہوتا ہے بلکہ ابیہ و شجاعت کا ایک نمونہ قائم کرنے میں خدا قائل کو اسلام کے ساتھ کوئی دشمنی نہ تھی۔ بلکہ دیکھو جناب ائمہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ گئے۔ اس میں یہی بعید تھا کہ آنحضرت کی شجاعت ظاہر ہو جبکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار کے مقابل میں اکیلے کھڑے ہو گئے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں ایسا نمونہ دکھانے کا کسی نبی کو موقعہ نہیں ملا۔ ہم اپنی حاجت کو کہتے ہیں کہ صرف اتنے پر وہ ضرورت ہو جائے کہ ہم نماز روزہ کرتے ہیں یا موٹے موٹے جرائم مثلاً زنا، چوری وغیرہ نہیں کرتے۔ ان خوبیوں میں تو اکثر غیر فرقہ کے لوگ مشرک وغیرہ تمہارے ساتھ شامل ہیں۔ تقویٰ کا مضمون یا ریاک ہے اسکو حاصل کرو۔ خدا کی عظمت دل میں بٹھاؤ جس کے اعمال میں کچھ بھی ریاکاری ہو خدا اس کے عمل کو واپس لے کر اس کے منہ پر مارتا ہے۔"

(معلومات جلد دوم ص ۱۲)

حالات اور دعوے

چند سوال اور ان کے جواب

(از حکیم ملک سیف الرحمن صاحب ناظم دارالافتاء)

سوال

کیا کوئی لڑکی اپنی چچی کے بھائی سے نکاح کر سکتی ہے؟

جواب

شریعت میں یہ نکاح جائز ہے۔ اس میں کوئی روک نہیں کیونکہ بھئی کی صحبتی ان عورتوں میں شامل نہیں جن سے نکاح منع ہے۔

سوال

مال شادہ پر مجبور کوئی ہے لیکن لڑکا داخل نہیں کیونکہ لڑکی بالکل آن پڑھ اور یہ صورت ہے کہ لڑکا مال کی بات مانتے پر مجبور ہے؟

جواب

انسان کسی لڑکی سے نکاح کرنے یا نہ کرنے کے بارہ میں آزاد اور مختار ہے اگر چاہے تو کرے چاہے تو نہ کرے۔ نکاح پر اسے کوئی بھی شخص شریعتاً مجبور نہیں کر سکتا۔ ہاں ادب و سعادت اور برکت اسی میں ہے کہ اگر کوئی خاص روک نہ ہو تو مال باپ کی پسند کو ان مان لے اور شادہ اور مال باپ کی فرمانبرداری کا دوہرا ثواب حاصل کرے۔

سوال

کئی بار قرآن کریم ختم کر کے اس کا ثواب مرحومہ شہیدہ درویشی یا شادہ دینے کا دو تیس مسلمانوں میں روزانہ ہے لیکن ہم میں سے سوال کرتے ہیں کہ جب مرحومین کو ثواب پہنچانے کے لئے مسجد اور تبلیغ اسلام کی خاطر چندہ دیا جا سکتا ہے تو قرآن کریم کیوں نہیں بخشا جا سکتا؟

جواب

کسی شخص کا یہ حق نہیں کہ وہ خود کوئی شریعت کا مسئلہ گھڑے۔ یہیں دیکھنا یہ ہے کہ موافق میلانے کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس طرح ختم قرآن کرنے اور اس کا ثواب تقسیم کرنے کا رواج اور دستور تھا۔ اور آپ نے یہ آپ کے صحابہ نے کون کون سے مرحومین میں یہ ثواب تقسیم کیا جب کسی ایسا محدث میں اس طریق کار کا ذکر نہیں تو ہم اپنے پاس سے ایک نیا طریق نکھرنے کے کسی طرح مجاز ہو سکتے ہیں۔

۲۔ یا قی خدا کی راہ میں مسجد کی تعمیر یا اسلام کی تبلیغ کیلئے رقم خرچ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے ثواب سے ٹالھٹا سہج

اسی طرح کسی کی طرف سے صدقہ جاریہ کا جوڑا بھی عطا سنت نہیں جب کہ یہ یادگار بنانے خود ایک مفید اور بیکسہمی بھلائی کا کام ہو پس دونوں میں نمایاں فرق ہے کیونکہ ایک بدعت اور دوسرا سنت کی عملی تعبیر جو ہر زمانہ کے لحاظ سے مختلف ہو سکتی ہے۔

سوال

بڑے شہروں میں مکان بغیر پگڈنڈی بنیے کر لیا پر نہیں ملتے یہ "پگڈنڈی" قانوناً جائز نہیں سمجھی جاتی۔ شریعت کا رسا ہر دور میں یکساں ہے۔

جواب

شریعت قانون کی تائید کرتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ امر اعلیٰ اخلاق کے بھی خلاف ہے کیونکہ کسی کی مجبوری سے تاجازت نہ دینا انسانی چارہ ہے اور نہ ہی حرم کو سختی و دست دینا چاہیے۔

سوال

عورت پر دسے کی وہ اپنے خاوند اور بھائی اور اس کے بیوی بچوں کے ساتھ حج پر جا سکتی ہے؟

جواب

اصل مقصد اطمینان ہے۔ اگر اسے لیان ہے کہ سفر کے یہ ہمراہی اس کے خیر خواہ اور ہر طریق سے اس کا خیال رکھتے و دہے ہوں گے۔ خصوصاً ساتھ دائی عورتیں اس کی خبر گیری میں کوتاہی نہیں کریں گی تو یہ بوجہ ان کے ساتھ حج پر جا سکتی ہے۔ محرم کے ساتھ حج پر جانے کی ہدایت کا تعلق دراصل حالات کی پیچیدگی سفر کی لمبائی اور بے اطمینانی سے ہے۔ اگر

حالات درست اور اطمینان بخش ہیں اور کسی قسم کی بے پروائی اور بے رحمی کا ڈر نہیں تو حالت باقی نہیں رہے گی۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ کے حالات کے پیش نظر تین دن سے کم سفر کی صورت میں عزت کو بلا محرم بھی حج کے لئے جانے کی اجازت دی گئی تھی حالانکہ جہاں تک پر دیس اور اجنبیت کا تعلق ہے وہ اس سفر میں بھی موجود ہے اور پھر آج کل تو سفر کی نیز رفتاری کے باعث تین دن سے کم مدت میں ان لوگوں کا بھی جانا ہیچ نہیں ہے۔ اسی صورت میں اس استثناء کے اس کے سوا اور کیا مستحق ہیں کہ اصل غرض اطمینان ہے۔ پس حاجت کی حالت کا تعلق بے اطمینانی اور حالات کی ترویج سے ہے ورنہ یہ کوئی مستقل اور بنیادی حکم نہیں۔

تیسرا

تاریخ احمدیت جلد سوم

مؤلف

قیمت ۸ روپے فی نسخہ

حکیم مولوی دوست محمد صاحب ہد * ملنے کا پتہ: ادارۃ المصنفین اردو

اس دفعہ جلد سوم کے موقع پر تاریخ احمدیت کی تیسری جلد شائع ہوئی ہے جو جامع احمدیہ کے پندرہویں ایک بیس قیمت ۱۹۸۹ء سے خلافت اولیٰ کے قیام تک کے حالات پر مشتمل ہے۔ دو جلدوں اس سے قبل شائع ہو چکی ہیں ان نینول جلدوں کی ضخامت تیرہ سو صفحات سے بھی زیادہ ہو چکی ہے اور ان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ کے حالات اور حضور کی سیرت دسواں جلد کے نفل کے نفل سے بڑی محنت سلیقہ اور علم کے ساتھ جامع رنگ میں بیان کر دیا گیا ہے ان ہر جلدوں میں قریباً دو صدیوں پر مشتمل مسیح موعود علیہ السلام کی مختصر سیرت دسواں جلد میں جس کی وجہ سے ان کی اخلاقی اور جامعیت میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ زیر نظر جلد ۹۰۸ صفحات پر مشتمل ہے اور عمدہ لکھائی چھاپائی اور دیدہ زیب طبع کے علاوہ اہم تاریخی اہمیت رکھنے والی تصاویر سے بھی مزین ہے۔

تاریخ احمدیت کی تدریس و اشاعت کی ضرورت اور اہمیت ظاہر ہوا ہے جماعت کی نفاذ پر دے گئے تو اس کا مطالعہ بالخصوص انہر ضروری ہے اسکے ہم احباب کو بڑے زور تحریک کرتے ہیں کہ وہ جماعتی اور انفرادی طور پر اس کتاب کو بکثرت خریدیں۔ احمدی نو جوانوں کو تو خصوصیت کے ساتھ اسے ضرور خریدنا اور زیر مطالعہ رکھنا چاہیے۔ قیمت فی نسخہ جلد ۸ روپے۔ تینوں جلدوں اکٹھی خریدنے کی صورت میں دعائی قیمت ۲۰ روپے ہے ادارۃ المصنفین اردو سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

اصحاب احمد جلد یازدہم

حکیم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ایک عرصہ سے اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات کو بڑی

محنت و کوشش کے ساتھ جمع کر کے اصحاب احمد کے نام سے شائع کر رہے ہیں اور اس طرح ایک اہم اور قابل قدر جماعتی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ حال ہی میں آپ کے اصحاب احمد کی جلد یازدہم شائع کی ہے جو حضرت چوہدری نصر اللہ صاحب فرانس اور ان کی اہلیہ محترمہ اور ان کے فرزند ان گرامی کے نہایت ایمان آخروذخالات واقعات پر مشتمل ہے۔ جامع اور احباب کو چاہیے کہ اس کتاب کو بھی بکثرت خریدیں اور اس کی اشاعت میں ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کریں۔ قیمت جلد ۵ روپے ہے۔

قابل توجہ متکفین مسجد مبارک اردو

۲۶ جنوری کے الفضل میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فاضلہ عالی کا رمضان المبارک کی عبادت کے متعلق ایک ٹیٹ شائع ہوا ہے اس میں تحریر ہے:-

رمضان کی ایک خاص برکت اعتکاف کی عبادت ہے۔ جو رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد میں بیٹھ کر ادا کی جاتی ہے۔ جن دو سنتوں کو توفیق ہو۔ اور خدمت ہو۔ وہ اس سے بھی فائدہ اٹھا کر اپنے دل میں روشنی اور جلا پیدا کر سکتے ہیں۔

احباب کو معلوم ہونا چاہیے کہ اعتکاف ۲ رمضان المبارک کی صبح کی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھا جاتا ہے۔ پس جو احباب پردہ جانتوں سے مسجد مبارک میں اعتکاف کی غرض سے تشریف لانا چاہتے ہیں وہ اپنی جماعت کے امیر یا پرنسپل کی تصدیق سے درخواست سمجھا دیں۔ واضح ہو کہ اعتکاف کی عبادت کے لئے اور مسجد کے تقدس کو ملحوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے احباب اعتکاف نہ بیٹھیں۔ جو نماز میں داخلہ میں عبادت بجلا سکیں اور دعائیں کر سکیں بعض اعتکاف نہ بیٹھنے والے اپنی عمر کی خاطر یا مسجد اور شہر کی وجہ سے اعتکاف کے تقدس کو بھی نہیں سمجھتے۔ اسی لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ بعض عورتوں کی کثرت دیکھ کر ان کو اعتکاف سے روک دیا تھا۔ پس مسجد مبارک میں اعتکاف کی غرض سے آنے والے احباب کو ان امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہوگا۔

(ناظر اصلاح دارالافتاء)

فروق کے تنازعات کا تصفیہ

(۲)

ادارہ حقوق شیعہ کی عالیہ کانفرنس کے موضوع کا تذکرہ کرتے ہوئے جس میں شیعہ حضرات نے شیعہ طلبہ کے لئے دینیات کے نصاب کی معیار کا مطالبہ کیا ہے۔

معاصر "دعوت" رقمطراز ہے کہ۔

معاصر "دعوت" رقمطراز ہے کہ۔

معاصر "دعوت" رقمطراز ہے کہ۔

معاصر "دعوت" رقمطراز ہے کہ۔

معاصر "دعوت" رقمطراز ہے کہ۔

معاصر "دعوت" رقمطراز ہے کہ۔

معاصر "دعوت" رقمطراز ہے کہ۔

معاصر "دعوت" رقمطراز ہے کہ۔

معاصر "دعوت" رقمطراز ہے کہ۔

معاصر "دعوت" رقمطراز ہے کہ۔

معاصر "دعوت" رقمطراز ہے کہ۔

معاصر "دعوت" رقمطراز ہے کہ۔

معاصر "دعوت" رقمطراز ہے کہ۔

معاصر "دعوت" رقمطراز ہے کہ۔

معاصر "دعوت" رقمطراز ہے کہ۔

معاصر "دعوت" رقمطراز ہے کہ۔

معاصر "دعوت" رقمطراز ہے کہ۔

سیاست کا کھیل

سیاست کو دین میں داخل کرنے نے اسلام کو کتنا نقصان پہنچایا ہے اس کا اندازہ اس امر سے ہوسکتا ہے کہ خلافت راشدہ بھی اس کے گزند سے تزیج سکی اور سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عند حبیبیہ انسان کو اپنی جان اس کے نذر کرنی پڑی۔ حقیقت یہ ہے کہ سیاست کو دین میں داخل کرنے ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ مسلمانوں میں شروع ہی سے باہمی جنگ و جدل کی بناء پڑی۔ خارجی فرقہ پیدا ہوا، سبائیوں نے سازشیں کیں اور امام حسینؑ کو میدان کر بلا میں بلے دردی کے شہید کیا گیا۔ آج تک شیخہ اور سنی تفرقہ نے جو خونریزی کی ہے جس سے اسلام کی تاریخ کے صفحات لالہ دار بنے ہوئے ہیں وہ سب سیاست کو ہی دین میں داخل کرنے کا نتیجہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام میں دین کے نام پر سیاسی پارٹی بازی ممنوع قرار دی گئی ہے اور اسی وجہ سے قرآن کریم نے فتنہ و فساد کو کھل سے بھی اشارہ کیا ہے۔

لا اکراہ فی الدین

قد تمیزتین المرشد من اللجی

لا حکیم الا ان اصول پیش کر کے بیارت بھی کہ ہر قسم کی تفرقہ بندی سے الگ کر دینے کا جو اہتمام کیا ہے انیس ہے کہ اسلام کے خود ساختہ مصلحین نے اس اصول کی دھیال بھجھ دی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آج بھی ہم مسلمانوں میں باہمی اہمیت کی قسم کی جھگڑیں دیکھتے ہیں۔ اگرچہ نظر بدینی مسائل میں اختلاف ہی کو اس کی بنا بنایا جاتا ہے لیکن غور کرنے والی نگاہ دیکھ سکتی ہے کہ اس کے پردہ میں مختلف فرقوں کی یہ خواہش کام کر رہی ہوتی ہے کہ وہ جس سے اپنے عقائد کو دوسروں پر بٹھوسیں اس طرح ہر فرقہ عثمان حکومت اپنے اپنے حق میں لین چاہتا ہے اور جب اس کی قدرت نہیں پاتا تو قافلہ کو اپنے ہاتھ میں لے کر فتنہ و فساد کا باعث بناتا ہے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ پاکستان میں کئی ایک جماعتیں اسلام کے نام پر سیاسی پارٹیاں بنا کر میدان میں آ کر دی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ سیاسی لیڈروں کا یہ خیال ہے کہ اگرچہ مسلمان عقائد مذہب کو غیر وارد

کچھ چکا بڑا ہے لیکن مذہب کے ساتھ اس کو پہلے باقی تعلق باقی ہے۔ اس لئے طالع آزما قسم کے لیڈر سمجھتے ہیں کہ ہمسرا اقتدار آنے کے لئے عوام کا نظام کے دوڑ تھکانے کے لئے مذہبی نعرہ جادو کا اثر رکھتا ہے اور وہ کجیہ امتیاز دین کا نظریہ لے کر اور کجیہ اسلامی نظام کے قیام کا خونخوار مقصد پیش کر کے اپنے اڈے مضبوط کر رہے ہیں

یہ ایک مرتضیٰ ہے جو صورت پاکستان کے مسلمانوں ہی میں پیدا نہیں ہوا لیکن اکثر اسلامی حاکم میں پیدا ہو چکا ہے۔ خود یہاں پاکستان میں ایک جماعت ایسی ہے جو کلمہ آتو یہ شور مچاتی تھی کہ اسلامی نظام ایک کلیتاً نظام ہے اور کہتی تھی

اس (اسلامی نظام) کا دارہ عمل پوری انسانیت زندگی پر محیط ہے۔ اس کے مقابل میں کوئی شخص اپنے کسی معاملہ کو کیا ہیوٹ (Personal) اس لحاظ سے اثر فاش اور اثراتی حکومتوں سے ایک گو نہ مماثلت رکھتی ہے۔

(اسلام کا سیاسی نظریہ موروثی) آج یہ نعرہ گانے لگی ہے کہ "اسلامی نظام حیات کا لغت ذمہ عمل جمہوریت کے تیر نامکن ہے"

دشہاب ۱۰۰۰ صفحہ اول موروثی یہ ہے جو دین میں سیاست کو بیارت میں دین کو داخل کرنے کا یہ بیارت کا ہی کھیل ہے کہ طالع آزما لیڈر اپنا مطلب لگانے کے لئے ابن الوتھی کا اخبار کہتے ہیں اور یہی نظام اسلام کو کھینچتی نظام اور بھی نسل جمہوری نظام کھینچتے ہیں۔

الفرغ یہ سیاست کا ہی کھنڈ ہے کہ جو کجیہ اسلام کو کھینچتی ہے اور کجیہ "مکمل جمہوری" اللہ تعالیٰ اسلام کو سیاسی طالع آزماؤں سے محفوظ رکھے آمین

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی و اخلاقی تربیت کی ضرورت ہے۔

اب افضل ایسے دینی خبا کے خطبہ نمبر باروز ماہ ربیع کو صحتی کو روک کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان رکھتے ہیں

نمبر الفضل ریزہ

چینی ترکستان کے عیسائی صحیفے

مکر و جناب شیخ عبد القادر صاحب لکھنؤ

بیسویں صدی کے شروع میں چینی ترکستان میں ماہرین آثار قدیمہ کی تین یا چار پیمائشیں ہوئیں جن کے نتیجہ میں بدھ اور عیسائی صحائف کے کئی ہزار قطعات کا انکشاف ہوا۔ یہ نوشتے بدھ مجسودوں اور عیسائی آثار سے ملے ہیں۔ مشہور ماہر آثار قدیمہ سر آریل شین اور دوسرے جرمن علماء نے اپنی کتابوں میں ان صحائف کے نووشات لکھے ہیں۔

زیادہ تر صحیفے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی صورت میں پائے گئے۔ کچھ قطعات مسخری زبان میں ہیں جو کہ قدیم و جدید فارسی کی دیکھا جاتا ہے۔ کچھ ترکستانی اور بعض چینی اور تبتی زبان میں۔ دوسری صدی عیسوی سے لیکر نویں صدی تک کے زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

عیسائیوں کے صحیفے جو کہ چینی ترکستان کے مقام ترخان کے قریب و جوار سے ملے۔ مسطور ہی مانی اور موقد عیسائیوں کی تحریرات پر مشتمل ہیں۔

ان صحائف میں "صحیفہ بود اسف" کے بعض ورق بھی شامل ہیں۔ یہ صحیفہ ہندوستان میں تیسری صدی عیسوی سے پیدل لکھا گیا اس کا ترجمہ ازمنہ وسطی میں دنیا کی مشہور زبانوں میں ہو چکا تھا۔

وہ مخفی اور پراگمراہ شخصیت جو کہ ہندوستان میں بود اسف اور بود اسف کے نام سے مشہور ہوئی کون تھی؟ پھوش پران نے اس راز کو بے نقاب کیا ہے۔ پھوش پران جو کہ ہندوستان کا نواں پران ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح پر جب ان کے وطن میں دشمنوں نے عرصہ حیات تنگ کر دیا تو وہاں سے ہجرت کر کے ہمالہ و کشمیر آ گئے۔ یہاں ان کا نام عیسیٰ مسیح اور "یوشاشانت" مشہور ہوا۔ یوشاشانت ایسٹ آسٹ یا تو ز آسٹ کی

سنگت صورت ہے۔ اس قدیم حوالہ سے ظلم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہی بود اسف تھے۔ وقت گزرے پر ہندوستان کے بدھوں نے اس پر گزیدہ تہمتی کو ایک بدھ کے طور پر پیش کیا۔ اس کا نام بود اسف لکھنا بدھ آسٹ رکھ دیا۔ چینی ترکستان میں بھی اسے ایک بدھ کے رنگ میں پیش کیا گیا۔ یہاں اس کا نام "بودی اسف" مشہور ہوا۔ صحیفہ بود اسف کا ترجمہ عیسائیوں میں جو عربی ترجمہ ہوا۔ اس میں صاف لکھا ہے کہ بود اسف بدھ کے بعد مبعوث ہونے والا ایک پیغمبر تھا۔ جو کہ اپنے مندر لکھ کی چوپائی کے لئے کشمیر میں وارد ہوا۔ یہاں اس کی وفات ہوئی۔ (بود اسف رکھیم بلوہر ترجمہ از مسید عبد الغنی)

چینی ترکستان کے آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ وسطی میں اس علاقہ کے قدیم عیسائیوں میں ایسے فرقے بھی شامل تھے جو کہ قدیمید کے دلدادہ تھے۔ وہ اپنے مناظرانہ طریقہ میں المومنین مسیح کے قائل عیسائیوں کا رد و لائل و براہین سے کرتے تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ "یوشان" کہتے یعنی رسول خدا۔ ابن اشتر (بطور اقسام ثانی) ہلنہ والوں کو وہ ظلم گردانتے تھے۔

ایٹ۔ سی۔ برکٹ اپنی کتاب "مذہب فرقہ مانیر" میں لکھتے ہیں۔

"مناظرانہ طریقہ میں سے دو شکستہ ورق ملے ہیں جن پر پروفیسر ایٹ۔ سی۔ ڈبلیو۔ کے جیولر نے اپنی کتاب میں تبصرہ کیا ہے۔ پیشکل بیس مسطور پڑھی جا سکتی ہیں۔ ان مسطور میں آتش پرستوں پر سخت تنقید کی گئی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ یزدان اور مرمن دو خدا آپس میں بھائی ہیں۔

اس کے بعد صاحب تفسیر عیسائیوں کو خطاب کرتا ہے جو "بارمیم" یعنی ابن مریم کو "ادونی" (حق تعالیٰ) کا بیٹا کہتے ہیں۔ اور لکھتا ہے کہ یہ بھی آتش پرستوں کی طرح دوزخ میں جو انہوں نے اپنے لئے بھڑکانا ہے

ڈالے جائیں گے"۔ اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ جس طرح یزدان کے ساتھ آتش پرستوں نے ابن مریم کو شریک کر لیا۔ اسی طرح عیسائیوں نے حق تعالیٰ کے ساتھ ابن مریم کو انضمام ثانی کے طور پر شریک کر لیا۔ یہ دو گروہ غلطی پر ہیں حضرت مسیح علیہ السلام کے اقوال بھی ترکستانی عیسائیوں میں شائع تھے۔ ترکی زبان کے صحیفہ میں جس کا ایک ورق ترخان سے ملا لکھا ہے۔

مسیح یوشان (پیغمبر خدا) نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنی جائداد اور ملکیت کو حاجت مند و نیاز کو خیرات کر دیتا ہے اور نیک نیتی سے کرتا ہے عیسائیکہ اسے خود فاقہ کا سامنا ہو گا وہ اس کے لئے "خزوی خزان" ثابت ہو گا۔ تجھ کو عیسائیوں نے روٹی کا ایک ٹکڑا اور پانی کا ایک پیالہ بھی بھیرا ہو گا۔

یوسف برکٹ کے خیال میں یہ مانی فرقہ کے عیسائیوں کی تحریرات ہیں لیکن مجھے اس سے اختلاف ہے کیونکہ مانی فرقہ کی دوسری ترکستانی تحریروں سے جو کہ برکٹ نے ہی اپنی کتاب میں درج کی ہیں یہ امر ظاہر ہے کہ وہ حضرت مسیح کو الہی درجہ دیتے تھے۔ مثلاً اپنی مناجات میں لکھتے۔

اے یسوع خداؤں کے درمیان پہلے سے چاند خدا تے منور تو خدا اور ماہ کامل ہے۔ اے یسوع ہمارے آقا۔

اسی طرح خدا کے بیٹے کے نام سے مناجات بھی کرتے تھے۔ (۹۲-۹۳) ظاہر ہے کہ انبیاء مسیح کے رد میں لٹریچر مانی فرقہ کا نہیں بلکہ مشرق کے ایسے

- 1- The Religion of the Manichees P. 86
- 2- " " " " P. 90

پولنے جیسا نہیں کا ہے جو کہ حضرت مسیح کو ایک پیغمبر کا درجہ دیتے تھے اور ان کو مسیح کے قائل نہیں تھے چینی ترکستان کے صحائف میں ایسے انجیل کے اوراق بھی ملتے ہیں جن کے بیانات اناجیل الیم سے مختلف ہیں۔ حضرت مسیح کی تعلیمات کے حوالے کچھ تو انجیل سے ملتے ہیں اور کچھ اختلاف رکھتے ہیں۔

واقعہ صلیب کے متعلق بھی اناجیل اور لبر سے مختلف روایت درج ہے۔ اس روایت کا پہلا حصہ اپا کرفل انجیل بطرس سے اخذ کر دیا ہے۔ کچھ حصہ انجیل لوقا اور مرقس سے لیا گیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے صاحب تحریر کی رائے میں جس جس جگہ صحیح بات درج ہے وہ اس نے پیش کر دی۔ اناجیل البربر پر وہ انحصار نہیں کرتا۔

پہلا طوکس کے متعلق لکھا ہے کہ وہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو صلیب دینے کے سخت خلاف تھا۔ صلیب کے موقد پر خارق عادت واقعات رونما ہوئے۔ عین خان کے بعد حضرت مسیح زندہ ہو گئے۔ جب پہلا طوکس کو پہرہ داروں کے سردار نے رپورٹ پیش کی اور کہا کہ یہ شخص ابن اشتر (منظر خدا) معلوم ہوتا ہے تو پہلا طوکس نے کہا:-

"میں بلا شکر و شہ اس خدا کے بیٹے کے خون سے بری ہوں"۔ منترو یوں اور پاپیروں کو نب پہلا طوکس نے حکم دیا کہ اس معاملہ کو مخفی رکھو۔

(کتاب مذکورہ ص ۱۱۱) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلا طوکس حضرت مسیح کو بچانے کے کس شخص منصوص میں شریک تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مشرق کے عیسائی حضرت مسیح کو ابن اشتر کا خطاب تو دیتے تھے لیکن حق تعالیٰ کا حقیقی بیٹا بطور انضمام ثانی قرار دینے کے سخت مخالف تھے۔

درخواست

عزیز الرحمن طالب علم بی۔ اے انڈیولگ اسلام آباد کالج پورٹ اور برادر خود حافظہ علی صاحب واقف زندگی سابق مبلغ مشرق افریقہ حال دارہ ۲۹ جزوی کرات کو ایک حادثہ میں زخمی ہو گیا ہے اور مرمر چٹ آگئی ہے جس کو وہ بے پناہ ہے جو اسباب کم اور درویشان قادیان کامل صحت پائی گئے دعا فرمادیں۔ خلیل الرحمن خان احمدی پشاور

محترم مولوی نظام الدین صاحب مرحوم آئی ڈی ایوالہ کا ذکر خیر

خواجہ خورشید احمد صاحب سہیل کوٹی واقعہ زندگی

محترم مولوی صاحب مرحوم مورخ ۱۳۱۱ھ کو
 ۱۹۴۲ء کو تقریباً ۹۰ برس کی عمر میں اس دار فانی
 سے رخصت ہو کر عالم جاودانی کو چلے گئے
 اناللہ وانا الیہ راجعون
 مرحوم قبول احمدیت سے قبل اہل حدیث
 تھے لیکن اپنے رفیق حضرت چوہدری عبد اللہ دتہ
 صاحب مرحوم میاں خانہ زبلی صاحب کے کوشش
 (صالحی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی صحبت میں
 رہنے کے باعث اور ان کی تقویٰ شعار اور
 خدا پرست زندگی اور ان کے دیگر اعمال صالحہ
 اور اخلاقِ فاضلہ سے متاثر ہو کر مئی ۱۹۱۹ء
 میں بیعت کر کے سلسلہ حق احمدیہ میں داخل
 ہو گئے۔ گو محترم مولوی صاحب مرحوم رضی
 اللہ عنہ میں احمدی ہوئے لیکن ان کے اخلاص اور
 جذبہ ایثار و ذہنیاتی کو دیکھ کر کتنا بڑا تازہ
 کہ مرحوم تیسری عمر میں ہی ان کے ہونٹوں سے آگے نکلی گئے
 محترم مولوی نظام الدین صاحب مرحوم رضی
 اللہ عنہما قبول احمدیت سے قبل سالہا سال سے
 جماعت اہل حدیث کے خلیفہ اور امام المصلوٰۃ
 چلے آئے تھے اس لئے جب انھوں نے احمدیت
 قبول کی تو ڈیرا یووالہ اور گردو قواچ کے علاقہ
 میں ان کی شدید مخالفت شروع ہو گئی اور جو لوگ
 برسوں سے ان کی ہمت باد میں نماز ادا کرتے
 تھے انھوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھنا ترک کر دیا
 لیکن مرحوم چونکہ ذی اثر اور مستحق انسان تھے اس
 لئے چند دنوں کے اندر ہی ان کی تبلیغ سے تقریباً
 ڈیڑھ صد افراد نے احمدیت کو قبول کر لیا۔ دیکھو
 (الفضل ۲۳، اگست ۱۹۱۹ء)

خصوصیت سے مخاطب کرتے ہوئے صاحب شکر اور اسکا
 سے متعلق امور پر کئی دفعہ گفتگو ہوئی۔ پیش قیمت مباحث
 فرمائیں اور حضرت پر یہ صرف تقریر نہیں ۲۸ اکتوبر
 ۱۹۱۹ء ص ۲۱۳ پر درج شدہ ہے)
 محترم مولوی صاحب مرحوم بیان فرمایا کرتے تھے
 کہ جب میں نے اور میرے ساتھیوں نے حضرت کی یہ
 تقریریں سنی تو ہمیں یہیں بہت افسانہ ہوا اور
 ہم نے یقین کر لیا کہ ہمارے مخالف ہمیں کوئی
 گزند نہیں پہنچا سکتے اور دنیا کی کوئی طاقت ہمارے
 پاس مقول میں کسی قسم کی لغزش پیدا کر سکتی ہے۔ غرض
 واقعات نے اس امر کو حقیقت کی صورت میں اجازت
 کر دیا کہ محترم مولوی صاحب جب تک زندہ رہے
 واقعی صداقت احمدیت پر ان کا ایمان مستحکم رہے
 ہوتا۔ پھر ایسا اور ان کا وجود ہونے کی ہرگز
 رہنمائی کا باعث ثابت ہوا

محترم مولوی صاحب مرحوم بہت ہی خوب
 ارکانات کے حامل تھے سلسلہ حق احمدیہ سے وابستہ
 محبت و عشق تھا اور خاندان حضرت مسیح موعود
 علیہ السلام کے علماء و افراد ارشد کے دیگر لوگوں کا
 خاص احترام کرتے تھے علامہ پانڈی صاحب مصلوٰۃ
 کے دیگر حکام و شیوخ کو بھی بہت توجہ دلاتے رہے
 ان کے اخلاص اور سید سے تہذیب کے باعث جب
 بھی عہدہ اہل حدیث کے منتخب کیا جاتا تو ہمیں جماعت
 کے اہل حدیث اور مولوی صاحب کو ہی پینڈی پٹنہ
 منتخب کرتے بیعت کرنے کے بعد تقریباً ۱۲، ۱۳ سال
 زندہ رہے اس عرصہ تک آپ ہی جماعت احمدیہ ڈیرا یووالہ
 کے پینڈی پٹنہ اور امام المصلوٰۃ رہے ہیں محترم
 مولوی صاحب مرحوم خاندانی کی صفوں سے بھی تھے
 اور ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے مرکز کی طرف سے
 جب بھی کوئی مالی تحریک ہوتی تو ہمیں مرحوم کو اس
 کا علم ہوتا مگر ہمیں کہہ کر احمدی دوستوں اور بہنوں کو
 تحریک کرتے کہ وہ بڑھ چڑھ کر مرکز کی آواز پر
 لبیک کہیں اور جب کوئی مبلغ بغیر دودھ ڈیرا یووالہ
 پہنچتا تو مرحوم بڑی خوشی محسوس کرتے اور مہمانیہ
 یا کسی دوسرے مقام پر جب کا انتظام کرتے
 اور اس طرح لوگوں کو ملکہ پیانا احمدیت پہنچانے کا
 فریضہ بر عین انجام دیتے تھے۔ مقام احمدیہ میں درس
 دینا اس کا سلسلہ باقاعدہ جاری رکھتے ڈیرا یووالہ
 میں اس وقت غالباً تین مدرسے ہیں احمدیوں کی ہیں
 ان میں سے ایک مسجد محترم مولوی صاحب مرحوم کے
 گھر کے قریب ہے جو مرحوم نے انفرادی طور پر ہی
 بنوائی تھی دیگر دو مدرسے بھی مولوی صاحب کے زیر نگرانی
 تعمیر ہوئی تھیں۔

محترم مولوی نظام الدین صاحب مرحوم رضی اللہ
 عنہما کے مدرسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب انور
 کے دیگر اہل حدیث کے مطالعہ کا بھی اہم ذریعہ تھے جنہیں
 ان لوگوں کی بیعت ہوئی اور ۳۱ جون ۱۹۱۹ء بعد
 نماز عصر حضور نے ڈیرا یووالہ کے احباب کو اپنے
 پاس بلایا اور نہایت لطف و مہربانی میں انہیں تقریر
 فرمائی جس میں حضور نے ڈیرا یووالہ کے احباب کو

بلا خوف و خطر بھی بات کہہ دیتے تھے حتیٰ بات
 کہنے میں کوئی امران کے راستہ میں روک پیدا
 نہ کر سکتا تھا۔
 غرض دینی اور دنیاوی اعتبار سے محترم مولوی
 نظام الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہت
 مفید و سود مند خدمتوں کی وفات کا ضرر احباب
 جماعت کو ہی صدمہ لاحق ہوا۔ غرض جماعت کو
 نے بھی انتہائی افسوس کا اظہار کیا اسے ادرینگنے
 سبھی لوگ ان کی خوبوں کو یاد کر کے اس امر
 کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارا ایک محسن ہے جسے
 ہو گیا ہے مرحوم نے وقت دنات پانچ لاکھ کے ار
 در در دینا بلکہ دیگر صدیوں میں آپ کی یہ
 اولاد خاندان کے فضل سے دین دار احمدیت
 کی سچی جان نثار سے دعا ہے کہ ان کے لئے
 مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ و ارفع مقام
 عطا فرمائے اور ان کے خاندان کے ممبر افراد
 کو توفیق دے کہ وہ مرحوم کے نقش قدم
 پر چل پیرا ہوں۔ آمین۔

مراصلت سے پہلے وقت صفحہ کے ایک
 طرف صاف اور خوش خط لکھا کریں

تدرین حدیث اور اس کی اہمیت کے موضوع پر ایک مفید مقالہ
 تعلیم الاسلام کالج ریلوے کی عربی سوسائٹی کے زیر اہتمام مورخہ ۳۲ جنوری ۱۹۶۳ء بروز منگل وقت
 دو دنے بعد دوپہر ۲ بجے کے تقریباً ایک بجے تک اس اجلاس میں صدارت کے ذریعہ
 انعام اللہ صاحب ہاشمی دانش پریزیڈنٹ مجلس عربی نے ادا کئے مرحوم مولوی غلام باری صاحب مسکن نے
 تدرین حدیث اور اس کے موضوع پر ایک مقالہ پڑھا جس میں انھوں نے فرمایا کہ تدرین حدیث کا
 مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و اقوال صحیح کرنا ہے انھوں نے یہ بھی بتایا کہ پڑھنے
 زمانہ میں حدیث کو اٹھا کرنے میں جس عزم اور جدوجہد کے ساتھ کام کیا گیا اس کا مثال انا نہیں ہے
 اس کا ترجمہ آنحضرت کے بعض مشہور صحابہ کے لئے حاصل کیا۔
 اجلاس کا یسنہ تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا اس کے بعد صدر محترم نے مسوز جہان کا شکریہ ادا
 کرتے ہوئے مجلس کو درخواست کرنے کا اعلان کیا۔ (دیکھو درج ذیل عربی)

شادی کی خوشی پر صدف جباریہ
 قوم چوہدری حامد کفایت صاحب این کوئی چوہدری باری ادریشہ صاحب نے اپنی تقریب شادی پر
 سینہ ۳۰/۱۰/۱۹۶۳ء کو یہ سید صاحبہ سہیل زلیخا کے لئے کوئی مولوی غلام باری صاحب سیف ریلوہ کے ذریعہ
 ارسال فرمایا ہے جن کا نام اللہ تعالیٰ احسن الخیراء۔ یہ سید اپنی بعض خالی خصوصیات کے باعث ایسے ہی
 علیہ جان کی منتظر تھے جماعت کے جو عزیز حضرات اس حدتہ جاریہ کی طرف توجہ فرمادیں۔
 قوم مولوی صاحب مرحوم سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ چوہدری صاحب مرحوم نے اس
 تقریب سعید پر دیگر فریقہ لائے اسلام کی صاحبہ کو بھی اہم شکر و سپرد اور فرمایا ہے۔ نیز سلامی والہ
 ہائی سکول کو بھی مدد دینی اور دعا ہے
 اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب مرحوم کے عہدہ صدارت کو شرف قبولیت بخشے اور آئندہ
 اس سے بھی بڑھ چڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے نیز شادی فائدہ آباوی طرفین اور جماعت
 کے لئے باعث خیر و برکت اور شہدائت حسنہ بنائے آمین۔ (دیکھیں امال اول تحریک جوبہ)

درخواست دعا
 میری اہلیہ مرنے والی بیماری کی وجہ سے اب اس کے دل کا آپریشن فرمائی کو یسپتال میں ہوا ہے اور یہ اپنی
 آپریشن کی کئی دنوں سے اس وقت کے علاج میں (پچھلی ہفت روزہ) میں اپنی سہیل صاحبہ کی مدد سے

مولانا مودودی، علماء اور مسلمانوں کی تکفیر

مولانا مودودی سے | حضرت جہانگیر
 علماء کا تعلق ہے۔ اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ مگر اس دور جدید میں آپ بلا ضرورت علماء و دیانات کی جو مشق فرما رہے ہیں۔ وہ کسی طرح بھی نہ تو مذہب ملک یا قوم کے لئے فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔ بلکہ اس کے نتائج تخریب کی صورت میں وقتا چورہے ہیں۔ آپ کی اسی اسی منہ کی تقریر سنی گئیں لیکن پھر بھی یہ مسلم نہ ہو سکا کہ آپ کی جانتے ہیں۔ آپ کی تشکیل کردہ جماعت کھائے دہشت گردوں سے لے کر اتقان ہذا۔ لیکن بد قسمتی سے دکھی بھی کسی تعمیری نقد پرستی ہوتے نہیں دیکھے گئے۔ اب زمانہ بدل چکا ہے ساتس کا دور ہے۔ ہر شخص کو اس کی ذاتی صلاح کی بنا پر جانچا جائے گا۔ دنیا داں سے جاہل اور سورج تک پہنچنے کے ہیں لیکن حضرت آپ ابھی ایک دستور کے چکر میں ہیں۔ کبھی آپ فرماتے ہیں یہ غیر اسلامی ہے۔ تو کبھی اس کو غیر جمہوری کا نام دیتے ہیں۔ کبھی قرآنی محاذ کی حیثیت کا گروہ لگاتے ہیں تو کبھی کچھ اور کبھی کچھ۔ اور آج تک آپ کے جتنے بیانات اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ ذرا ان سب کو سامنے رکھ کر دیکھو کہ آواز لگائیں کہ آپ نے اقتدار حاصل کرنے کے لئے کتنی چابلیں چلیں۔ مگر پھر بھی ناکام ہے۔ حضرت آپ تو واقعی اگر قوم کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ تو خود میں مستقل مزاجی پیدا کریں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اقتدار حاصل کر کے ہی آپ قوم کو ملک کی خدمت کر سکیں۔ بلکہ اولیت سے طریقے ہیں۔ مثلاً آپ ملک میں وہی درس لگائیں پھر کراچی اسلامک یونیورسٹی قائم کریں۔ عیسائی مشنریوں کے آئے دن ہونے والے حملوں سے اسلام کو بچائیں۔ سوویت کرپشن کا کراچی مالک غیر میں تقسیم کرائیں اسول اور کابول کے لئے دہشت گردی میں جو اسلامی نقطہ نظر کی وضاحت کرتی ہوں انہیں۔ اسی طرح کے لئے تیار نہ ہو کر ہی کام میں جن کے لئے سخت ضرورت ہے۔ وہ کہیں جانے اس کے کہ آپ لوگوں میں انتشار پیدا کریں اور ان کو دستور کے چکر میں لپیٹیں، ملک کے تعمیری منصوبوں پر حصہ لینے سے ان کو روکیں۔ کچھ امید ہے کہ آپ میری اس اپیل پر ضرور غور فرمائیں گے اور اپنی اس روش کو تبدیل فرمائیں گے۔ جس میں آپ ہر طرح سے ناکام رہے ہیں۔ (منور۔ ایم۔ جہا۔ کوچاچی)

دو دن نامہ جنگ کراچی میں جنوری ۱۹۶۳ء

علماء اور مسلمانوں کی تکفیر | اس کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ عیسائین دین اسلام اور سنت اسلامی کی بقا و استمرار اور اخلاقیات پر

منحصر ہے۔ جس زمانے میں مسلمان ایک دوسرے کو عیسائی سمجھتے تھے اور اسلام کے مقدس مقامات کی تکفیر میں متفقہ ہوتے تھے وہی زمانہ اسلام کا عہد زریں تھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عہد بھی اسی زمانہ میں پروردگار نے جو مسلمانوں کو بیان فرمایا تھا۔ دیکھنا چاہیے تھے۔ لیکن جب مسلمان ذاتی اغراض کی لغت میں گرفتار ہو گئے۔ اور اسلام جیسے سادہ اور آسان دین میں روشنگاریاں ہونے لگیں۔ جن کا مقصد ہمیشہ اپنے مقابل کو بیجا دکھانا ہی ہوتا تھا تو ایسے علماء پیدا ہوئے گئے جنہوں نے اخلاقی اسلامی اور تقاضی کو بالائے طاقت دکھ کر تکفیر کی تیغ بے پناہ بے نام کو ادھر چلانے کی مہم سے کوئی مسلمان محفوظ نہ رہا۔

حضرت امام ابو حنیفہ کی عظمت و جلالت سے کون انکار کر سکتا ہے لیکن علماء نے ان کو کار و دہلیز اور بدعتی قرار دے کر نہ صرف زندان میں جبراً کر لیا۔ بلکہ زہر دلا کر تداراجل کر دیا۔ حضرت امام شافعی کو "اصغر من ابلیس" قرار دیا اور طرح طرح کی اذیتیں دیں۔ حضرت امام مالک کو کار فراد بدعتی قرار دے کر شہر گریز میں ان کی تدبیر و تشہیر کرائی۔ قید خانے میں بھجوا دیا۔ جہاں ان پر اس قدر تشدد کیا گیا کہ ان کے ہاتھ کاٹ ڈالے گئے۔ حضرت امام احمد بن حنبل کو بھی لگاتار گورنر سے پھرتا ہوا۔ پھر نائی میں جہاز بیٹھانے لگا کر ملک بدر کر لیا۔ حضرت امام بخاری کو تداراج اور سمرقند سے نکلا دیا۔ بیان تک کہ امام محمد نے دور دورہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی دست کے باوجود مجھ پر تنگ نہ کرے۔ اس لئے تو مجھے اپنے پاس بلائے۔

پھر امام موفیہ اولیاء، شہداء، شیخ ابو حنیفہ ابن عربی، حضرت تیر عبد القادر جیلانی، غوث اعظم حضرت بایزید بسطامی، حضرت ذوالنون عمری حضرت ابو بکر شبلی، حضرت معین الدین چشتی، حضرت دانگنج بخش مخدوم علی ہجویری، حضرت مجد العفائی رحمہم اللہ اور دوسرے بے شمار بزرگوں کو بھی فتویٰ تکفیر کی تیغ بے نیام نے نہ چھوڑا۔

ایک زمانہ تھا کہ جب مگر علماء کو مسلمانین و امرا کی بارگاہوں میں نسبت بڑا اثر نفوذ حاصل تھا اور ان کے فتاویٰ کے ماتحت بعض امرا، علماء اور مسلمانین اسلام عذاب اور قتل کے تحذیر مشق بنائے جاتے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ زمانہ حال میں وہ صورت نہیں رہی ورنہ مسلمانین میں سے بھی کوئی قابل ذکر ہستی اپنی جان کی سلامت نہ لے جاتی۔

امام ابو عبد اللہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی حضرت سید احمد بریلوی، مولانا شاہ اسماعیل شہید کے خلاف کفر و ارتداد کے فتویٰ دیئے گئے جن میں یہاں تک لکھ دیا گیا کہ "جو ان کے کافر مرتد ہوئے ہیں شبہ کرے وہ بھی کافر ہے" (مجموعہ رسائل رشک و تہلیل صفحہ ۱۲)

اس کے بعد انگریزی زمانے میں مسلمانوں کے خلاف صدہا علماء نے کفر کے فتویٰ صادر کئے۔ ایک فتویٰ کے الفاظ حسب ذیل ہیں :-

"اس شخص کی امانت کوئی اور اس سے خلافت و رابطہ پیدا کرنا ہرگز درست نہیں، اصل میں یہ شرک و مولوی نذیر حسین ہالہ دہلی قید خانہ لاہور۔ یہ شخص بسبب تکذیب آیات قرآنی کے مرتد ہو کر ملحدانہ اجدی ہوا۔ ایسا مرتد کہ بلا قبول اسلام ساری عمل داری میں جڑ جڑ سے کوکھی نہیں رکھتا۔ جیسا کہ آئی کتابت الہامیہ وغیرہ جزیرہ دسے کہ ساری عمل داری میں رکھتے ہیں۔ گویا یہ سخت کافر و مرتد ہوئے اور انتظام المساجد مولیٰ محمد علی صاحب لہوی صفحہ ۱۱۵)

یہاں تک کہ ہندوستان کے علماء نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے علماء سے بھی سید احمد خاں کے خلاف فتویٰ منگائے جتنا پھر محترمہ سے چاروں مذاہب اہل سنت کے قیدیوں نے جو فتویٰ دیا اس کا خلاصہ یہ ہے :-

"یہ شخص (موسیٰ) خال و مردود ہے بلکہ ایسا جن کا خلیفہ ہے۔ اس کا فتنہ یہود و نصاریٰ کے فتنے سے بھی بڑھ کر ہے۔ خدا کو کچھ حزب و جس سے اس کا تادیب کوئی چاہیے۔"

مدینہ منورہ کے علماء کا فتویٰ یہ ہے کہ :-

"جو کچھ درختسار اور اسکے حواشی

۷

سے معلوم ہوتا ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ شخص یا تو محمدی ہے یا شرع سے کفر کی طرف تامل ہو گیا ہے۔ اگر گرفتاری سے پہلے توبہ کر لے تو قتل نہ کیا جائے ورنہ اس کا قتل واجب ہے۔"

علمی گروہ کا رخ کے خلاف حرمین شریفین مفتیوں کا فتویٰ یہ ہے :-

"یہ مدرس جس کو خدا پروردگار سے اور اس کے بانی کو خدا ہلاک کرے اس کی امانت جائز نہیں۔ اگر یہ مدرسین کو تیار ہو جائے تو اگر مہتمم کہنا اور اسکے مددگاروں سے سخت استقام لینا واجب ہے" (انتخابات از سیاست جاوید صالحی)

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، بانی دارالعلوم دیوبند، مولانا رشید احمد گلبرگی، مولانا محمود حسن شیخ انبند اور مولانا اشرف علی تھانوی کی تخلیق عملی سے پہلے کے سردار اور امام مولانا احمد رضا خان بریلوی نے ایک فتویٰ مرتب کیا جس پر تین سو مفتیوں کے دستخط ثبت ہیں۔ اس فتویٰ میں درج ہے کہ یہ تمام لوگ (بزرگان دیوبند اور ان کے متبع و باجماع اہل اسلام مرتد اور جارج از اسلام ہیں۔ (حسام الرحمن صغفرا)

ان کے علاوہ مولانا محمد علی مولانا شرکت علی، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا عبد الماجد دریابادی، مولانا ظفر علی خاں، علی انصاری اور بے شمار دوسرے اعلیٰ درجہ رجال فتویٰ تکفیر کا نشانہ بنائے گئے جن کی تفصیل کو بخیرت طوالت نظر انداز کیا جاتا ہے۔

خدا کی قدرت سے تکفیر کے شے سے کسی فریق کے علماء بھی بچ نہیں سکے اور مسلمانوں کا کوئی فرقہ ایسا نہیں جس کے خلاف دوسرے فرقوں کے علماء نے کفر کا فتویٰ نہ دیا ہو۔

(چٹان مار جنوری ۱۹۶۳ء)

> قاتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

کیریا یورپا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائوریہ) دانٹوں کا ہلکا۔ دانٹوں کی میل اور منہ کی بدبودار کرنے کیلئے بے حد مفید ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھپس پیسے

ناصر و انصار سٹریٹ گوئنٹل رزلوڈ

ہر انسان کے لئے ایک ضروری ایچام

کاٹھاپے پر

مفت

عبداللہ دین سکندر آباد دکن

بھارت کے لئے امریکی امداد ساٹھ چار ارب ڈالر سے تخمیناً دو لاکھ گنتی فوجی امداد کی نگرانی کے لئے بھارت میں مستقل امریکی ادارہ کا قیام

۲۴ فروری - امریکی سفارت خانہ نے اعلان کیا ہے کہ بھارت کی فوجی امداد کے لئے ایک مستقل ادارہ بھارت میں قائم کرنے کے فیصلے کی گئی ہے۔ اس ادارہ کا عمل مستقل طور پر بھارت میں قائم رہے گا۔ یہ فیصلہ امریکی سینیٹ نے ۱۹۶۳ء کے اختتام تک تین کروڑ ساٹھ لاکھ ڈالر کی اقتصادی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے علاوہ بھارت کو چین کے مقابلے کے لئے چھ کروڑ ڈالر کی ہتھیاری فوجی امداد بھی فراہم کی گئی۔ اس طرح امریکہ نے جون

۱۹۵۱ء سے اب تک چار ارب ۲۶ کروڑ تین لاکھ ڈالر کی امداد بھارت کو فراہم کی ہے۔ دریں اثنا بھارت میں بائیس ہزار کے ارکان پارلیمنٹ اور سینا سب سے رہنماؤں نے امریکی امداد پر نکتہ چینی کی ہے اور یہ کہا جا رہا ہے کہ بھارت نے جن مشراصلہ فوجی امدادوں کی ہے اس سے کہیں زیادہ اچھی مشراصلہ فوجی امداد حاصل ہو سکتی تھی۔ فوجی امداد کا قیام اسلحہ بھارت میں ایک ایٹمی ہتھیار کے استعمال کے لئے امریکی ہتھیاروں کے استعمال کے ہوا کا اور یہی امریکہ کے استعمال کے بارے میں فیصلے کے مجاز ہوں گے۔ بھارتی حکومت کو یہ اسلحہ اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرنے کا اختیار نہیں ہو گا۔ ان ذلت انگیز شرائط کے مقابلے میں پاکستان نے فوجی امداد میں جو اسلحہ حاصل کیا ہے وہ پاکستانی فوج کے لئے بڑا دلچسپ ہے۔

جے پکاش نرائن کا دورہ پاکستان ملتوی ہو گیا
۲۴ فروری - سرحدی رہنما جے پکاش نرائن نے پاکستان کا دورہ پھر ملتوی کر دیا ہے وہ قیم کو کراچی روانہ ہونے والے تھے۔ لیکن اچانک انہیں نے اس دورہ کے اٹنا کا اعلان کیا۔ اتنا کی وجہ بیان نہیں کی گئی۔

پاکستان ویسٹرن دیپوسٹ - لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

صدر رجسٹرڈ کمپنی کے لئے پی ڈی بی آر کے نظر ثانی شدہ شیڈول آف ٹینڈرز میں پینتھی پی پی سی ڈی ٹینڈرز ۱۲ فروری ۱۹۶۳ء کے سائٹس بارے میں دوپہر تک طلب ہیں۔

تعمیر و ساخت زرخانات سرکاری کام

- ۱۔ ایچ بی سی ای پلین نمبر ۶۶۶۵ کے مطابق لاہور شہر کی سیکشن میں سجود الہ کے ڈی گاس سٹیشن کوئی گاس سٹیشن بنانے کے لئے اسلحہ بی بی کے پینتھی کے کام اور عمارت کا کام۔
- ۲۔ ڈویژنل پلین نمبر ۶۶۶۵ کے مطابق لاہور کے مطابق لاہور میں سنگل سٹیشن کی توسیع کے لئے کام اور سٹیشن کا کام۔

ان ٹینڈر دہانوں کو جن کے نام منظر شدہ فہرست میں درج نہیں انہیں اپنے نام ٹینڈر کے کاغذات جاری کرنے کے لئے اپنی اسٹامپ پیش کرنا ہوں گے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پی۔ ڈی بی۔ آر۔ لاہور

بڑے شہروں میں ان ڈپوٹوں پر عمل کچا دل فروخت کیا جا گا مغربی پاکستان میں چینی تیار کرنے کے کارخانوں کی تعداد بڑھا دی جائیگی

لاہور ۲۴ فروری - باذوق ذرائع نے بتایا ہے کہ صوبائی حکومت مغربی پاکستان کے قریباً تمام بڑے شہروں میں راشن ڈپوٹوں کے ذریعہ صارفین کو اعلیٰ قسم کا چاول دینا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ایک اعلیٰ سطحی کانفرنس میں مشرق وسطیٰ کے ملکان کوڈنا چاول برآمد کرنے کے بارے میں بھی غور کیا جائے گا۔ صوبائی چاول کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے سلسلہ میں اقدامات بھی کئے جائیں گے۔ صوبائی حکومت چینی تیار کرنے کے کارخانوں کی تعداد میں اضافہ کی ایک تجویز پر بھی غور کرے گی۔

باذوق ذرائع نے بتایا کہ چاول کی موجودہ پالیسی پر نظر ثانی کرنے کے لئے منقریب صوبائی محکمہ خوراک کی ایک اعلیٰ سطحی کانفرنس کے انعقاد کا امکان ہے۔ ایک غیر ذرا دلچسپ نکتہ یہ ہے کہ اس کانفرنس میں غیر مالک کو چاول کی برآمد اور برآمد میں اضافہ کے طریقوں پر غور کیا جائے گا۔ خیال ہے کہ اس کانفرنس میں مشرق وسطیٰ کے ملکان کوڈنا چاول برآمد کرنے کی تجویز پر بھی غور کیا جائے گا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ صوبائی حکومت مغربی پاکستان کے قریباً تمام بڑے شہروں میں راشن ڈپوٹوں کے ذریعہ اعلیٰ قسم کا چاول فروخت کرنے کا ارادہ بھی رکھتی ہے۔ محکمہ خوراک کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اس سے چاول کی اس شدید قلت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ جس کا صارفین کو اس وقت سنا ہے اعلیٰ سطحی کانفرنس کے حوالے سے اس سلسلہ میں کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔

ترجمان نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ گذشتہ چند سالوں کے دوران چاول کی برآمد میں معتدبہ اضافہ ہو گیا ہے۔ حکومت برآمد میں

امریکہ میں میٹر ایبلوں کی تیاری

سان فرانسسکو ۲۴ فروری - امریکی بحریہ کے ایک اعلیٰ افسر نے گذشتہ روز بیان کیا کہ امریکی بحریہ میں میٹر ایبلوں کی تیاری میں اضافہ ہو رہا ہے۔ افسر نے بتایا کہ میٹر ایبلوں کی تیاری میں اضافہ کے لئے تیار کرنا ہو گا۔ افسر نے بتایا کہ میٹر ایبلوں کی تیاری میں اضافہ کے لئے تیار کرنا ہو گا۔ افسر نے بتایا کہ میٹر ایبلوں کی تیاری میں اضافہ کے لئے تیار کرنا ہو گا۔

ضروری اعلان

بل ماہ جنوری ۱۹۶۳ء ایچ ڈی صاحبان کی خدمت میں بھیجا دیتے گئے ہیں۔ ان بھول کی رقم ۱۰ فروری ۱۹۶۳ء دفتر صدا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(نیچر افضل)
رجسٹرڈ نمبر ایبل ۵۲۵